''مصابیح السنۃ'' کی شرح ''المیسّر''

اور اُس کے مصنف حافظ تورپشتیؒ (ت:۶۶۱ھ) کا تعارف

مولوی محمد زبیر
متعلم تخصصِ علومِ حدیث، جامعہ

''مصابیح السنۃ''، تعارف واہمیّت

''مصابیح السنۃ'' متونِ حدیث کی کتابوں میں مشہور ومعروف کتاب ہے، جس کو امام بغوی شافعیؒ (متوفی:۵۱۶ھ) نے احادیث کی معروف کتابوں سے دین اسلام کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث کا انتخاب کرکے ابواب کی شکل میں مرتب کیا، اختصار کے پہلو کو مدِنظر رکھتے ہوئے سند کو حذف کیا، خال خال ہی کسی مقام پر راوی کا نام ذکر کیا، کتاب میں احادیث کو جامع کتابوں کے طرز پر مرتب کرکے ہر باب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا، ایک فصل میں ''صحاح''، یعنی بخاری ومسلم کی روایت کردہ احادیث کا ذکر کیا، اور دوسری فصل میں ''حسان''، یعنی نسائی، ابن ماجہ اور ترمذی وغیرہ کی مرویات کا ذکر کیا۔ صاحبِ مصابیح کی یہ تقسیم ''صحاح'' اور ''حسان'' ان کی اپنی اختیار کردہ اصطلاح ہے، جس کو کسی نے عام طور پر محدثین نے تسلیم نہیں کیا، اس لیے کہ جس طرح بخاری ومسلم ''صحاح'' پر مشتمل ہیں، ایسے ہی حسن احادیث بھی ان میں پائی جاتی ہیں، اور باقی کتابوں کی مرویات کو حسن کا نام دے کر ذکر کیا ہے، باوجود یہ کہ ان میں حسن کے علاوہ صحیح کی بھی وافر مقدار پائی جاتی ہے، لہٰذا صحیح وحسن سے محدثین کے ہاں مشہور اصطلاح مراد نہیں ہے، بلکہ موصوف کی اپنی اختیار کردہ اصطلاح ہے، اور انہوں نے اپنی کتاب کو اسی اصطلاح کے تحت مرتب کیا ہے۔

موصوف کی کتاب کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ مقبولیت سے نوازا، محدثینِ عظام نے اس کی خدمت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، چنانچہ خطیب تبریزیؒ نے استدراک کرکے مزید ایک فصل کے اضافہ کے ساتھ راوی کے نام کا التزام کرتے ہوئے کتابوں کے نام بھی ذکر کیے، کسی نے اس عظیم کتاب کے حواشی لکھے، تو کسی نے روایات کی تخریج کرکے اس کتاب کی خدمت میں حصہ لیا، اسی سلسلہ کی کڑی میں امام وحافظ، فقیہ ومحدث شہاب

الدین فضل اللہ بن حسن تورپشتی رحمہ اللہ (متوفی: ۶۶۱ھ) نے اس کتاب کی خدمت میں حصہ لیتے ہوئے ایسی عظیم شرح لکھی جو شارحین حدیث کے لیے ایک مصدر ومرجع بن گئی، ذیل میں اس عظیم شارح کی سوانح حیات اور شرح کے بارے میں مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

حافظ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مستعار پر ایک سرسری نگاہ

فضل اللہ نام ہے، شہاب الدین لقب، کنیت ابوعبداللہ اور تورپشتی تورپشت نامی جگہ کی طرف نسبت ہے جو موصوف کی جائے پیدائش ہے۔ اہلِ تراجم وسیر نے پورا نام ونسب ''فضل اللہ بن حسن بن حسین بن یوسف تورپشتی'' بیان کیا ہے۔ (۱)

ولادت اور تعلیم وتربیت

''تورپشت'' نامی بستی میں موصوف کی ولادت ہوئی، یہ بستی ''کرمان'' میں ''یزد'' کے جنوب مغربی جانب ۲۵ رکلومیٹر پر سنگ مرمر کی کان کے پاس تین چار سو افراد کی ایک چھوٹی سی بستی ہے، جو زیادہ تر سنگتراش افراد پر مشتمل ہے، (۲) اور ''شیراز'' کے مضافات میں واقع ہے، چنانچہ علامہ سبکیؒ صاحب (متوفی: ۷۷۱ھ) ''طبقات الشافعية الكبرىٰ'' میں (۸/۳۴۹) رقم طراز ہیں کہ موصوف ''شیراز'' کے محدث وفقیہ ہیں۔ تاریخِ ولادت کے بارے میں کہیں تاریخی مصادر میں ذکر نہیں ملتا ہے، البتہ ایک دینی گھرانہ میں ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت ہوئی، اس کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنی شرح میں اپنے والد کی سند سے ایک روایت ذکر کی ہے، مزید اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والد صاحب علم کے ساتھ حدیث میں مقام رکھتے تھے، اس لیے تورپشتی صاحبؒ ان کی سند سے روایت اپنی شرح میں لائے ہیں، ورنہ ہر کس وناکس کی روایت ذکر نہیں کی جاتی ہے۔ (۳)

ابتدائی تعلیم کے بعد ''شیراز'' کے بڑی اہلِ علم شخصیات کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا، اور مزید علمی تشنگی کو بجھانے کے لیے ''ہمذان'' شہر کا رخ کیا، جس کی طرف اشارہ موصوف کی ایک روایت سے ملتا ہے، جو انہوں نے اپنی شرح کے مقدمہ (۱/۳۱) میں شیخ شہاب الدین عبدالوہاب (جامع مسجد عتیق کے امام) سے ذکر کی ہے، اور ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں نے بعض محدثین سے ''ہمذان'' میں سنا ہے۔ (۴)

تورپشتی صاحبؒ نے کچھ عرصہ حرمین شریفین میں بھی گزارا ہے، جیسا کہ شرح کے ''کتاب الصلوات'' کے ''باب المواقيت'' (۱/۱۸۱) وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، تو اس میں یہ امکان ہے کہ انہوں نے وہاں کے بڑے شیوخ واساتذہ سے فیض حاصل کیا ہو، اور کئی تشنگانِ علومِ نبوت نے موصوف سے بھی خوشہ چینی کی ہوگی۔

شیوخ واساتذہ

حافظ تورپشتیؒ کی تبحرِ علمی، علوم شریعت میں مہارتِ تامہ، حدیث وفقہ میں ملکہ، علمِ کلام وتصوف میں یدِطولی اس بات کی روشن دلیل ہے کہ انہوں نے بہت سارے شیوخ سے سیرابی حاصل کی ہوگی، لیکن مصادرِ تاریخ میں بہت ہی گنی چنی شخصیات کا ذکر آتا ہے، جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱- والدِمحترم ابوسعید حسن بن حسین بن یوسف تورپشتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ابتدائی تعلیم حاصل کی ہے۔

۲- ابوغانم مہذب بن حسین سے ایک روایت ''کتاب القدر'' (۱/ ۵۳) میں روایت کی ہے۔

۳- عبدالوہاب بن صالح جامع مسجد عتیق، ہمذان کے امام سے بخاری روایت کی ہے، جس کا تذکرہ موصوف کے مقدمہ سے (۱/۳۱) ملتا ہے۔

۴- ابوعبداللہ محمد بن محمد بن غانمؒ سے ''کتاب الإیمان'' (۱/ ۵۳) میں ایک روایت بطورِ اجازت لی ہے۔

۵- شیخ شہاب الدین سہروردیؒ سے تصوف میں کسبِ فیض کیا۔ (۵)

درس وتدریس کی خدمات

غالب گمان یہی ہے کہ حافظ تورپشتی صاحبؒ نے تعلیمی مراحل کی تکمیل کے بعد درس وتدریس کا آغاز کیا ہوگا، اگرچہ مصادر ومراجع میں تاریخ وسن کی کوئی تعیین نہیں کہ کب انہوں نے تدریس کی ابتدا کی؟ لیکن مصابیح السنۃ کی شرح ''شیراز'' کے طلبہ کے اِصرار پر لکھی تھی، جس کی وضاحت خود انہوں نے مقدمہ (۱/ ۲۹) میں کی ہے، موصوف کی تصریح سے معلوم ہوجاتا ہے کہ انہوں نے تدریسی خدمات کا بڑا سلسلہ شیراز میں انجام دیا، گو کہ عمر کے آخری حصہ میں ''کرمان'' منتقل ہوگئے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ انہوں نے بڑا عرصہ درس دیا ہوگا کہ طلبہ ان سے واقف ہوئے کہ حافظ تورپشتیؒ ''مصابیح السنۃ'' کی مشکلات کی تسہیل کرسکتے ہیں اور وہ اس میدان کے کہنہ مشق آزمودہ تجربہ رکھنے والی شخصیت ہیں، ورنہ واقفیت اور طویل تجربہ کے بغیر طلبہ مطالبہ کیسے کرتے؟!

حافظ تورپشتیؒ کے معروف تلامذہ

افسوس ہے کہ طویل عرصہ تدریسی وتالیفی خدمات کے باوجود تاریخ کے اوراق میں بس چیدہ چیدہ تلامذہ کا ذکر دیکھنے کو ملتا ہے، جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱- مجدالدین آپ کے صاحبزادے ہیں، تصوف وتزکیہ میں استفادہ کرکے آپ کے انتقال کے بعد سجادہ نشین بنے۔

۲-شیخ صدرالدین مظفر بن محمد عمری عدویؒ، صاحبِ ''التلويح في شرح المصابيح'' ہیں۔
۳-امیر اصیل الدین عبداللہ بن علی عدوی محمدیؒ۔
۴-رشید محمد بن ابی القاسم مقریؒ، جن سے رودانیؒ نے ''مصابیح'' کی شرح روایت کی ہے۔ (۶)

تالیفی و تصنیفی خدمات

حافظ تورپشتیؒ محقق، مدقق، فقیہ، اصولی، مفسر کے ساتھ تصنیف و میدان کے صرف شہسوار نہیں تھے، بلکہ سرخیل تھے۔ عربی و فارسی زبان پر اچھی طرح عبور حاصل تھا، دونوں زبانوں میں گرانقدر تالیفی خدمات ہیں، مختصر تعارف کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں:

۱-''الأربعين'': جس کا تذکرہ حافظ سخاویؒ (متوفی ۹۰۲ھ) نے اپنی کتاب ''الضوء اللامع'' میں کیا ہے۔ (۷) یہ کتاب جلد ہی شیخ عثمان بن فیروز کی تحقیق سے مکتبہ اسماعیل برطانیہ سے چھپ جائے گی۔

۲-''مطلب الناسك في علم المناسك'': اس کتاب میں حج کے مسائل کا بیان ہے، جس میں چالیس ابواب مرتب کیے ہیں۔ (۸) اور اس کتاب کا حوالہ شرح میں کئی جگہ دیا ہے، مکتبہ اسماعیل برطانیہ سے سید ابن محمد السناری کی تحقیق سے چھپ گئی ہے۔

۳-''تحفة السالكين'': یہ کتاب فارسی زبان میں ہے، جس میں اعتقادات و معاملات کے ساتھ اخلاق و آداب پر بحث ہے، پھر اس کا اختصار کر کے ''تحفة المرشدين'' کا نام رکھا۔ (۹)

۴-المعتمد فی المعتقد: یہ فارسی زبان میں عقائد پر مشتمل ایک کتاب ہے۔ (۱۰) اردو زبان میں مولانا اختر محمد خان حنفی نے ترجمہ کیا ہے، اور مختلف مکتبات سے ہند و پاک، ایران میں شائع ہو چکی ہے، عربی زبان میں استاذ محترم مولانا محمد انور بدخشانیؒ (متوفی ۱۴۴۶ھ) نے ترجمہ کیا، جو ابھی تک غیر مطبوع ہے۔

۵-قرآن کریم کی تفسیر: حافظ تورپشتیؒ نے ''الميسر شرح مصابيح السنة'' (۴/ ۱۳۶۲) کے اختتام میں خاص منہج و اُسلوب کے ساتھ قرآن کریم کی تفسیر کا ارادہ ظاہر کیا ہے، لیکن زندگی نے وفا نہیں کی اور یہ عظیم کام حسرت ہی رہ گئی۔

حافظ تورپشتیؒ کی وفات

اخیر عمر میں ''شیراز'' سے کرمان آ گئے تھے اور یہیں ان کی وفات ہوئی، البتہ سنِ وفات میں اہلِ سیر وطبقات کا اختلاف ہے، لیکن بظاہر درست وہ ہے جو ان کے صاحبزادے عبداللہ نے اپنے والد صاحب کے خطی نسخے کے آخر میں ۶۶۱ ہجری کی تاریخ ذکر کی ہے (۱۱)۔ اور اسی تاریخ پر اعتماد ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے

''طبقات'' (۲/ ۵۴۵) میں، علامہ خیر الدین زرکلیؒ (متوفی ۱۳۹۶ھ) نے ''الأعلام'' میں (۱۲)، مولوی فقیر محمد جہلمیؒ (۱۹۱۶ء) نے ''حدائق الحنفية'' میں (۱۳) اور مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتی صاحبؒ (متوفی ۱۴۴۲ھ) نے فوائدِ جامعہ (۲۸۷) میں کیا ہے۔

''الميسّر في شرح مصابيح السنة'' ایک تعارف

کتاب کا نام اور مصنف کی طرف نسبت: حافظ تورپشتیؒ کی طرف کتاب کی نسبت میں کوئی تردد نہیں، اس لیے کہ تمام اہلِ سیر وطبقات نے کتاب کی نسبت موصوف کی طرف کی ہے۔ (۱۴) اور مزید برآں یہ کہ شارحینِ حدیث عام طور پر اور ''مشكاة المصابيح'' کے شارحین بالخصوص ان کی طرف نسبت کرتے آرہے ہیں۔

کتاب کے اختتام پر ''باب ثواب هٰذه الأمة (۴/ ۱۳۶۲)'' میں نام کی تصریح کی ہے کہ میں نے مذکورہ شرح کا نام (الميسّر) رکھا ہے۔ اسماعیل پاشا بغدادیؒ نے ''هدية العارفين'' میں (في شرح المصابيح) کا اضافہ کیا ہے، ابھی اسی نام سے شہرت ہے۔ (۱۵)

الميسّر کی وجہ تالیف: حافظ تورپشتیؒ نے ''شیراز'' کے تلامذہ کی خواہش پر ''مصابيح'' کی شرح کا آغاز کیا، جس کی طرف اشارہ مقدمۂ کتاب میں پایا جاتا ہے، البتہ تاریخ معلوم نہیں کہ شرح کی ابتدا کب ہوئی؟ اور اختتام کی تاریخ کتاب کے آخر سے معلوم ہوتی ہے، چنانچہ موصوف رقم طراز ہیں: ''وقع الفراغ من إنشاء هذا الكتاب في آخر جزء من يوم الجمعة لسادس من صفر سنة ستين وستمائة'' (۴/ ۱۳۶۴) یعنی: ''کتاب کے آخری حصہ سے فراغت جمعۃ المبارک کے دن ۶ / صفر المظفر ۶۶۱ ہجری کو ہوئی۔''

کتاب کے محقق طبعات: ''الميسر في شرح المصابيح'' کے متعدد خطی نسخے ہیں، سب سے پہلے اس کتاب کی تحقیق عبدالحمید ہنداوی نے کی، اور کتاب کو مخطوط سے مطبوع کی شکل میں مکتبہ نزار مصطفیٰ باز سعودی عرب سے شائع کیا، لیکن اس میں جابجا کچھ کلمات اور جملوں کا سقوط ہے جو بسا اوقات عبارت کے سمجھنے میں خلل کا باعث ہوتا ہے، پھر ان کے بعد فہد ابن ابراہیم بن عبداللہ شمسان نے ایک حصہ پر محمد بن سعود یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کے مقالہ میں ''كتاب الأسامي'' کے ''باب الآداب'' سے لے کر ''كتاب الفتن'' کے ''باب لا تقوم الساعة إلا على الأشرار'' تک تحقیق وتعلیق کی، اس حصہ میں جابجا عبدالحمید ہنداوی کی تحقیق کی فروگزاشتوں کی طرف بھی تنبیہ کی ہے، لیکن چونکہ یہ کام نامکمل تھا، بنا بریں شیخ حامد محلاوی نے پوری کتاب پر تحقیق کی جو قریب ہی میں معروف طباعتی ادارے ''الأسفار'' سے چھپ رہی ہے، اُمید ہے کہ اس ایڈیشن میں پچھلے طبعات میں واقع تسامحات کا ازالہ کرنے کی کوشش کی ہوگی۔

''الميسر'' محدثین کی نظر میں: حافظ تورپشتی صاحبؒ کی ایک عمدہ شرح ہے، جس میں حدیث کی

شرح مختصر ہے، لیکن بلیغ اور دقیق نکات ولطائف کا ایک گنجینہ ہے، جس سے استفادہ بڑے شارحین حدیث نے کیا ہے، علامہ سبکیؒ (متوفی ۷۷۱ھ) ''طبقات الشافعية'' (۸/۳۴۹) میں رقم طراز ہیں: ''حافظ تورپشتیؒ نے مصابیح کی بڑی عمدہ شرح کی ہے۔''

ملا علی قاریؒ (متوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں: ''حافظ تورپشتیؒ نے مصابیح کی بڑی اچھی شرح کی ہے، جو بڑے فوائد اور دقیق مباحث پر مشتمل ہے، جس کو طیبیؒ اپنی شرح ''مشكاة المصابيح'' میں نقل کرتے ہیں اور ہم نے بھی اپنی شرح ''المرقاة على المشكاة'' میں نقل کی ہیں، اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ حافظ تورپشتیؒ ''مصابيح السنة'' کے اولین شارح ہیں۔ (۱۶)

علامہ، مفسرِ قرآن شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی: ۱۹۷۴ء) نے ''مشكاة المصابيح'' کی شرح ''التعليق الصبيح'' کے مقدمہ میں اس شرح کی تعریف یوں کی ہے: ''میرا اکثر وبیشتر اعتماد اپنی شرح میں شیخ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین حنفی کی ''شرح مصابيح السنة'' پر ہے، بخدا یہ ایک عمدہ شرح اور تصنیف لطیف ہے جو حسین فوائد پر مشتمل ہے، اور عمدہ معانی اس میں پنہاں ہیں، جن کو اس سے پہلے ابن آدم اور نہ جنات کا ہاتھ تک لگا ہے۔'' (۱۷)

محققِ کبیر ڈاکٹر مولانا محمد عبدالحلیم چشتیؒ (متوفی ۱۴۴۲ھ) اپنی معرکہ آراء کتاب فوائد جامعہ شرح بر ''عجالہ نافعہ'' میں فقہاء ومحدثین (۲۸۷) کے تذکرہ میں حافظ تورپشتیؒ کے بارے میں لکھتے ہیں: ''موصوف کو شرحِ حدیث میں امامت کا درجہ حاصل ہے، ان کی ژرف نگاہی، دقیقہ سنجی، نکتہ آفرینی سب کے نزدیک مسلم ہے۔''

کتاب کا منہج واسلوب: حافظ تورپشتیؒ نے مقدمہ میں اجمالی طور پر اپنے منہج واسلوب کی طرف اشارے کیے ہیں کہ وہ صرف ''مصابيح السنة'' میں مشکل احادیث کی شرح کریں گے، اور ائمہ کے مذاہب اور دلائل سے بحث نہیں کریں گے، لیکن اگر ایک حدیث کی فہم وتفہیم ائمہ کے مذاہب بیان کیے بغیر حل نہیں ہوسکتی تو پھر اس کو بیان کریں گے، اور ایسے مقامات کے مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ مصنف حنفی مسلک سے تعلق رکھتے تھے، اسی وجہ سے حافظ ابن حجرؒ (متوفی ۸۵۲ھ) نے قاضی علاء الدین کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حافظ سبکیؒ (متوفی ۷۷۱ھ) کے حافظ تورپشتیؒ کو ''طبقات الشافعية'' میں ذکر کرنے کی تردید کی ہے، اور قاضی صاحبؒ نے وجہ یہ بیان کی ہے کہ موصوف کی شرح سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ حنفی المسلک ہیں۔ (۱۸) اسی غلط فہمی کا ازالہ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد عبدالحلیم چشتیؒ (متوفی ۱۴۴۲ھ) نے یوں کیا ہے: ''علامہ سبکیؒ بھی پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے ''طبقات الشافعية'' میں ان کا تذکرہ دو چار سطروں سے زیادہ نہ کرسکے، لیکن ''طبقات الشافعية'' میں ان کا تذکرہ کردینے کی وجہ سے علامہ تورپشتیؒ

کا شمار فقہاء شافعیہ میں ہونے لگا، حالانکہ موصوف وسیع النظر اور دقیقہ سنج حنفی تھے، چنانچہ ان کی کتابیں اس امر کا بیّن ثبوت ہیں۔‘‘(۱۹)

کتاب کی امتیازی خصوصیات

کتاب کی اہم امتیازی خصوصیات مختصر طور پر درج ذیل ہیں:

❶- کتاب میں شرحِ حدیث پر مطلق توجہ مرکوز کی گئی ہے، باقی ائمہ کے اختلافات ودلائل سے بحث نہیں کی گئی، اگر کہیں شرحِ حدیث کے ضمن میں ائمہ کے مذاہب کے بیان کی ضرورت محسوس کی گئی تو وہاں پر بیان کیا۔

❷- احادیث کی شرح: قرآنی آیات، احادیثِ مبارکہ اور صحابہ رضوان اللہ اجمعین کے اقوالِ مبارکہ کی روشنی میں حل کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، جو واضح طور پر جا بجا نظر آتا ہے۔

❸- اگر کہیں بظاہر آیت اور حدیث میں یا مختلف روایات میں تعارض کی صورت پیش آسکتی تھی، تو اس کے ازالہ کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔

❹- اگر حدیث میں کوئی مبہم نام ہے یا راویوں میں کوئی ابہام ہو تو اس کی تعیین بھی کرتے ہیں۔

❺- ’’مصابیح السنة‘‘ کے مختلف نسخوں کی طرف اشارہ کرنے کے ساتھ بعض نسخوں میں غلطیوں کی نشاندہی کر کے صحیح کو واضح فرماتے ہیں۔

❻- اگر کسی حدیث میں بظاہر فرقِ باطلہ کی تائید ہوتی ہے یا اس سے وہ لوگ اپنے باطل موقف پر استدلال کرتے ہیں تو ایسی صورت میں اُصولِ مسلمہ سے ان کے استدلال کو توڑتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حافظ تورپشتیؒ سے شرحِ حدیث کا خوب کام لیا ہے، اور ان کے نام کو شارحینِ حدیث کے ناموں میں زندہ رکھا ہے، جس سے اُمید تام ہے کہ ان شاء اللہ اس جہاں میں بھی ان کے ساتھ اصحابِ حدیث کا معاملہ فرماتے ہوئے بلند درجات عطا فرمائیں گے، اللہ ہمیں بھی دین متین کی خدمت، خصوصاً خدماتِ حدیث بہرہ ور فرمائیں اور حدیث کو ہمارے لیے حرز جان بنائیں۔ وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ أجمعين.

حواشی وحوالہ جات

۱- ملاحظہ فرمائیں: السبكي، تاج الدين أبو نصر عبد الوهاب ابن تقي الدين (المتوفى:۷۷۱ھ)، طبقات الشافعية الكبرى، تحقيق: محمود محمد طناجي، عبد الفتاح محمد حلو، الناشر: هجر للطباعة والنشر والتوزيع (۸/۳۴۹)

حاجی خلیفة، کاتب چلبي، کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون، الطبعة: دار إحیاء التراث العربي (١/٣٧٣)

النعماني، الجشتي، محمد عبد الحلیم (المتوفی:١٤٤٢ھ)، الفوائد الجامعة شرح برعجالة نافعة، ناشر: مکتبة الکوثر، طبع سوم: ١٤٣٣ (٢٨٧)

٢- النعماني، محمد عبد الحلیم (المتوفی: ١٤٤٢ھ) الفوائد الجامعة شرح برعجالة نافعة (٢٨٧)

٣-تور بشتي، شهاب الدین، فضل الله بن حسن بن حسین بن یوسف (المتوفی:٦٦١ھ)، المیسر في شرح مصابیح السنة، تحقیق: عبد الحمید هنداوي، ناشر: مکتبة نزار مصطفی المکة المکرمة، طبع دوم: ٢٠٠٨ء (١/١١٢)

٤- تور بشتي، المیسر في شرح مصابیح السنة، تحقیق: فهد بن إبراهیم (٣٧)

٥-النعماني، الجشتي، محمد عبد الحلیم (المتوفی:١٤٤٢ھ) البضاعة المزجاة لمن یطالع المرقاة، تحقیق: تسلیم الدین، طبع: دار الکتب العلمیة : ٢٠١٨ء (٣٩)

٦-مرجع سابق: (١٢١)

٧- سخاوي، شمس الدین أبو الخیر محمد بن عبد الرحمن بن محمد بن أبي بکر بن عثمان بن محمد (ت: ٩٠٢ھ) الضوء اللامع لأهل القرن التاسع، ناشر: دار مکتبة الحیاة، بیروت (٣/ ١٤٠)

٨- کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون (١٧١٩/ ٢)

٩-مرجع سابق:(١/ ٣٧٣)

١٠-مرجع سابق: (٢/ ١٧٣٣)

١١- تور بشتي، شهاب الدین، فضل الله بن حسن (٦٦١ھ) المیسر في شرح مصابیح السنة، تحقیق: فهد بن إبراهیم بن عبد الله الشمسان، ناشر: جامعة الإمام محمد بن سعود الإسلامیة، ٢٠٠٥ء (ص:٥١).

١٢- الزرکلي، دمشقي، خیر الدین بن محمود بن محمد بن علي بن فارس، (ت: ١٣٩٦ ھ) الأعلام، ناشر: دار العلم للملایین (٥/ ١٥ ٢)

١٣-جهلمی، فقیر محمد (المتوفی ١٩١٦م)، حدائق الحنفیة، ناشر: مکتبة ربیعة (٢٣٥)

١٤-ملاحظہ فرمائیں: سبکي، تاج الدین أبو نصر عبد الوهاب ابن تقي الدین، (المتوفی٧٧١ھ) طبقات الشافعیة الکبری (٣٤٩/ ٨)،

حاجی خلیفة، کاتب چلبي، کشف الظنون عن أسامي الکتب والفنون، (٣٧٣/ ١)،

طاشْکُبْري زَادَهْ، أحمد بن مصطفی بن خلیل، أبو الخیر، عصام الدین (ت ٩٦٨ھـ)، مفتاح السعادة ومصباح السیادة في موضوعات العلوم (١٣٠/ ٢)،

القاري، علي بن سلطان (ت:١٠١٤ھـ) الأثمار الجنیة في أسماء الحنفیة، تحقیق: عبد المحسن عبد الله أحمد، ناشر: مرکز البحوث والدراسات الإسلامیة بـ"دیوان الوقف السني" - العراق، الطبعة: الأولی، ١٤٣٠ھـ - ٢٠٠٩ء، (١٠٤/ ١- ١٠٥)

١٥- البغدادي، إسماعیل باشا (ت:١٣٩٩ ھـ)، هدیة العارفین أسماء المؤلفین وآثار المصنفین، طبع: دار إحیاء التراث العربي، بیروت (١/ ٨٢١)

١٦- القاري، علي بن سلطان (ت ١٠١٤ ھـ) الأثمار الجنیة في أسماء الحنفیة (١٠٤/ ١- ١٠٥)

١٧-الکاندهلوي، محمد إدریس (المتوفی:١٩٧٤ء)، التعلیق الصبیح، الناشر: المکتبة العثمانیة لاهور، (١/٥)

١٨- ابن حجر، أبو الفضل، عسقلاني، أحمد بن علي محمد أحمد بن حجر (٨٥٢ھ) تحقیق: محمد إبراهیم حفیظ الرحمن، ناشر: الدار السلفیة (٦١)

١٩- فوائدِ جامعہ شرح برعجالہ نافعہ (٢٨٨)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....